★ حضرت العلام مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی

دوامِ حدیث

۲۵ قسط نمبر

حجیّت حدیث

پر

قرآنی دلائل اور چند شبہات کا ازالہ

اسی طرح زکوٰۃ کی تفصیل بھی بذریعہ وحی ہوئی ہے جیسا کہ آں حضرتؐ نے اپنے مکتوب میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔

وَالَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ بِھَا رَسُوْلَہٗ [1]

(" یہ زکوٰۃ کا نصاب اور اندازہ) وہی ہے جس کا حکم اللہ نے اپنے رسول کو کیا ہے "

یہی حال حج کا ہے کہ احرام کا ہم معنی لفظ قرآن میں ہے مگر اس کی تبیین پوری کی پوری حدیث میں ہے اُمّت کا اجماع ہے کہ محرم کو کُرتا پاجامہ، کوٹ، جبہ اور پگڑی باندھنا منع ہے مگر قرآن میں اس کا ذکر نہیں اسی طرح خوشبو لگانا بھی ممنوع ہے مگر قرآن اس سے خاموش ہے، پس ثابت ہوا کہ حدیث قرآن مجید کے الفاظ مذکور کا بیان ہے۔ اور یہ بیان شریعت کا حصّہ ہے۔ اور یہ حصّہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔

اِس بات کا ذکر کہ قرآنِ مجید کے علاوہ بھی آں حضرتؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبریں معلوم ہوتی تھیں۔

---

[1] بقرہ [2] بخاری

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِہٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ
عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِہٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا
قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ [1]

"جب نبی نے اپنی اہلیہ (محترمہ) کو ایک حدیث رازداری کی صورت میں بتائی پس جب آپ کی اہلیہ نے اس راز کا افشا کر دیا اور اللہ نے نبی کو مطلع کر دیا تو آپ نے (اپنی اہلیہ کو) اس کی بابت کچھ کہا تو اس نے پوچھا آپ کو کس نے بتایا ہے، آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے بتایا ہے جو جاننے والا خبر رکھنے والا ہے۔"

مگر قرآن میں کہیں اس کا پتہ نہیں پس یہ خبر قرآن کے علاوہ ہی ہو گی۔

اس آیت کریمہ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے علاوہ بھی خبریں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائی جاتی تھیں۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ
عَلٰی عَقِبَیْهِ [2]

"ہم نے وہ قبلہ جس پر تو اس (قبلہ کعبہ) سے پہلے تھا صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ رسول کے تابع دار اور مرتد میں فرق کریں۔"

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کعبہ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے اور قبلہ مقرر کیا تھا، مگر اس قبلہ کی بابت قرآن میں کہیں ذکر نہیں پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام قرآن کے علاوہ بھی مقرر ہوتے تھے پھر اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ غیر قرآنی احکام پر عمل کرنے نہ کرنے سے تابع دار اور مرتد میں فرق کیا جاتا ہے جو شخص غیر قرآنی احکام پر (یعنی حدیثی احکام) کی پیروی کرے وہ رسول کا تابع دار ہے اور جو نہ کرے وہ مرتد ہے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ [3]

---

[1] تحریم [2] بقرہ [3] فتح

"اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا، تم مسجد حرام میں انشاء اللہ ضرور امن کی حالت میں داخل ہو گے بعض سر منڈوائیں گے، اور بعض بال کتروائیں گے تم کو کوئی ڈر نہ ہوگا۔"

اس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض وقت اپنے رسول کو بذریعہ خواب بھی اطلاع دیتا ہے اور یہ اطلاع قرآن کے علاوہ تھی پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کے علاوہ بھی رسول کو اطلاع دیتا ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِىْٓ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ [۱]

(اے رسول یاد کرو) جب ہم نے تجھے کہا کہ تیرے رب نے لوگوں کو گھیر لیا ہے اور ہم نے جو خواب دکھایا تھا اس کو ہم نے فتنہ ہی قرار دیا ہے۔"

اس آیت میں جس قول کو بطور حوالے کے پیش کیا ہے، قرآن مجید میں کسی اور جگہ ذکر نہیں پس معلوم ہوا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ نے آں حضرت کو قرآن کے علاوہ بتلائی تھی۔

ان آیات مذکورہ کے علاوہ بھی قرآن مجید اور آیات مذکور ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ آں حضرتؐ کو اللہ تعالیٰ قرآن کے علاوہ بھی وحی کیا کرتا تھا۔

تیسرے گروہ کا خیال ہے کہ خدا و رسول سے مراد وہ مرکز ملت جو دنیا میں خدائی قانون نافذ کرے۔ رسول اللہ جہاں ایک رسول تھے (یعنی خدا کی وحی کو انسانوں تک پہنچانے والے) وہیں آپ اس حکومت خداوندی کے اولین مرکز بھی تھے لهذا آپ کی اطاعت جو بہ حیثیت امیر ملت اور مرکز امت کی جاتی تھی" خدا اور رسول کی اطاعت تھی، حضور کے بعد مرکز ملت خلیفۃ الرسول قرار پا گئے۔ اس وقت "خدا اور رسول" کی اطاعت خلیفۃ المسلمین کی اطاعت تھی [۲]

آگے چل کر لکھتے ہیں :۔

---

[۱] - بنی اسرائیل　[۲] - مقام حدیث ج ۱ ص ۴۴

"لیکن جن معاملات کے متعلق قرآن کریم نے محض اصولی احکام دیئے ہیں ان کی جزئیات مقرر کرنے کا کام مرکزِ ملت کے ذمہ تھا ان جزئیات کا قرآن کریم میں بیان نہ ہونا اور جو جزئیات رسول اللہ نے مرتب فرمائی تھیں ان کا قرآن کی طرح محفوظ نہ رکھنا اس امر کی بدیہی دلیل ہے کہ ان جزئیات کو غیر متبدل اور اٹل قرار دینا نہ منشا خداوندی تھا نہ منشاء رسالت[1]

یہ تاویل "کہ خدا و رسول سے مُراد مرکزِ ملت ہے" بالکل لغو ہے، یہ تاویل ایسی ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ صلوٰۃ (نماز) سے مراد ڈرل اور صیام (روزے) سے مراد مہمل ہے۔

معلوم نہیں کہ خدا و رسول کا یہ مفہوم قرآن کی کس آیت سے ماخوذ ہے۔ یا لغت کی کس کتاب سے لیا ہے پھر یہ بات زیادہ عجیب ہے کہ جب آں حضرت وفات پا گئے تو خدا و رسول اللہ پھر بن گئے پھر ان کے بعد یہ لقب حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمان رضؓ کی طرف منتقل ہو گیا اس کے بعد یہ اسم بلا مسمیٰ رہ گیا اب تک اس کا مصداق کوئی نہ ہوا ایس ان کے قول کے مطابق خدا اور رسول کی اطاعت اب تک کہ حضرت عثمان رضؓ کی شہادت کو تیرہ سو سال گذر چکے ہیں نہیں ہوئی اب یہ لوگ (منکرین حدیث) کوشش کر رہے ہیں کہ مرکزِ ملت قائم ہو جائے تاکہ خدا و رسول کا مصداق بن جائے۔ جب ان کی کوشش بار آور ہو گی تو پھر اطاعت خدا و رسول کی عملی صورت پیدا ہو جائے گی، مگر جب تک مرکز قائم نہیں ہوتا اس وقت تک خدا و رسول کی اطاعت بے معنی ہے۔ کیونکہ خدا و رسول کی مصداق ہی موجود نہیں ہے، یہ لوگ "معلوم نہیں" کس جرأت پر اس قسم کی فضول باتیں کرتے ہیں اور اسلامی تاریخ پر غور نہیں کرتے، خلافت راشدہ اگرچہ آں حضرت کے بعد چار خلفاء تک چل کر ختم ہو گئی تھی مگر بعد میں جو مختلف دور سلطنت کے آئے اور ملوکیت کا چکر چلا مختلف خاندان بنی امیہ۔ عباسی اور ترک یکے بعد دیگرے خلافت کی مسند پر بیٹھے اس سلسلہ کے علاوہ اندلس، ہند، اور انڈونیشیا وغیرہ میں بادشاہ گزرے ان تمام افراد کی استعداد قابلیت طرز حکومت کو مد نظر رکھ کر غور کرنا چاہیے

---

[1] مقام حدیث ج ۱ص ۶۵

کہ اب ان سب کی استعداد اور صلاحیت سے بڑھ کر کوئی صاحب صلاحیت ہستی ظاہر ہو گئی ہے جس سے پھر امید بندھ گئی ہے۔ کہ خدا اور رسول کا مصداق بننے کو تیار ہے۔ ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ کیا عجیب طریقہ نکالا ہے۔ شریعت سے پھرنے کا۔

اب منکرین حدیث کی عبارات مندرجہ بالا کے متعلق کچھ سنیے

مقام حدیث کی عبارت مندرجہ بالا میں تین چیزیں بیان کی ہیں :-

- (۱) اطاعت خدا و رسول کا مطلب مرکز ملت کی اطاعت ہے
- (۲) مرکز ملت کا قانون۔
- (۳) بعض جزئیات کا قرآن میں نہ ہونا، پھر ان کا قرآن کی طرح محفوظ نہ رکھنا ان کے غیر متبدل ہونے کے خلاف بین ثبوت ہے۔

پہلی بحث اطاعت خدا و رسول

اطاعت خدا و رسول کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے حکم کی تعمیل کی جائے۔ کیونکہ یہ لفظ تین کلموں سے بنا ہے :

• پہلا کلمہ اطاعت • دوسرا کلمہ خدا اور • تیسرا کلمہ رسول ہے۔

رسول سے مراد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خدا سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور اطاعت کے معنے ہیں فرماں برداری اور حکم کی تعمیل پس اس لفظ (اطاعت خدا و رسول) کا یہ مطلب ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی تعمیل کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم خواہ قرآن میں ہو یا حدیث میں اس کی تعمیل کی جائے۔ اور رسول کے حکم کی تعمیل کا یہ مطلب ہے کہ جس حکم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت نہیں کی ، اس حکم ،

آپ کی فرماں برداری کی جائے۔ ایسے حکم کی اطاعت جیسے رسُول کی اطاعت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بھی اطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسُول کی اطاعت کا حکم دیا ہے جیسے اولی الامر کی اطاعت میں اللہ اور رسُول کی اطاعت ہے کیونکہ اولی الامر کی اطاعت اللہ اور رسُول کے حکم سے ہی کی جاتی ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح اللہ کے رسُول تھے اسی طرح آپ حاکم بھی تھے پس دینی باتوں میں آپ کی اطاعت رسُول ہونے کی حیثیت سے ہے اور حکومت کے اس دائرے میں جو حکام کے سپرد ہے آپ کی اطاعت رسُول ہونے کی حیثیت سے ہے اور حکومت کے اس دائرے میں جو حکام کے سپرد ہے آپ کی اطاعت بحیثیت امیر ہونے کے ہے اسی طرح آپ رسُول ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب رائے بھی ہیں۔ پس ایسے امور میں آپ کی اطاعت جو از رُوئے عقل اور رائے فرماتے ہیں عقلی طاعت ہو گی اس جگہ ہماری بحث اس اطاعت سے ہے جو بحیثیت رسُول ہونے کے ہے۔ جس کو دینی اطاعت کہہ سکتے ہیں۔ پس حدیث کے وُہ مسائل جو دین سے تعلق رکھتے ہیں ان میں آپ کے حکم کی تعمیل کرنا بھی اطاعت رسُول ہے۔ اولی الامر اور رسُول کی اطاعت میں اتنا فرق

تفسیر ثنائی ۶۳ روپے ! فتاویٰ ثنائیہ -/۵۵ روپے

دونوں سیٹ یکجا خریدنے والوں کو خصوصی رعایت

جس گھر میں یہ دونوں سیٹ موجود ہوں اُسے کتاب وسُنّت کے مسائل جاننے کے لئے کسی اور اُردو کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی ؎

ملنے کا پتہ: ادارہ ترجمان السنّہ ۷۔ ایبک روڈ۔ انارکلی لاہور